

والے دھوئیں کی ہوتی ہے کہ اٹھا اور ختم ہو گیا۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں :

”نبض کو دود چراغ کُشتہ سے تشبیہ متحرک بامتحرك ہے اور وہ شبہ میں حرکت ہے یعنی سرد ہونا، کمزور ہونا، بتدریج کمزور ہوتے جانا وغیرہ جتنے یہ سب صفات سمجھے ہوئے چراغ کے دھوئیں میں ہیں، وہ سب دم نکلتے وقت نبض ہمارے میں ہوتے ہیں۔ انصاف یہ ہے کہ متحرک کی تشبیہ میں مصنف کو یدِ طولیٰ ہے۔“

اطباء اس وقت کی نبض کو دودی کہتے ہیں، یعنی کپڑے کے رنگنے سے تشبیہ دیتے ہیں کہ عربی میں دود کپڑے کو کہتے ہیں۔ دونوں تشبیہوں کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی تشبیہ اس سے زیادہ تربیع ہے۔“

۲۔ شرح : ہر شخص کا مشاہدہ ہے کہ شمع ہو یا چراغ، ان کے لیے روشن ہونا اور جلنا نقصان کا باعث ہے، کیونکہ جلنے سے شمع پگھل پگھل کر فنا ہوتی جائے گی۔ چراغ کا تیل اور فتیلہ دونوں کم ہوں گے۔ لیکن ان کی رونق روشن رہنے اور جلنے ہی سے ہے اگر انہیں جلایا نہ جائے تو بالکل بے رونق رہیں گے گویا روشن نہ ہونا اور بے رونق رہنا شمع و چراغ کے لیے نفع بخش ہے یہی کیفیت ہماری ہے۔ ہم بھی بے رونقی قبول کر لیں اور عشق کے چکر سے نکل جائیں تو اس میں ہمارا نفع ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ہمیں کہیں نہ کہیں دل لگا لینے کی آرزو بے چین رکھتی ہے۔ یہی بے چینی ہمارے لیے نقصان کا باعث ہے۔

غرض انسان میں دل لگا لینے کی جو فطری تڑپ موجود ہے، اس کی حیثیت وہی ہے، جو شمع و چراغ کے روشن ہونے کی ہے۔ انسانی زندگی کی رونق